تحریر: ابوالحسن مولانا محمد ادریس مدرس جامعہ علوم اثریہ
تہذیب و اضافہ: جناب منیر احمد وقار متعلم جامعہ

رمضان المبارک کے احکام وفضائل

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" (البقرۃ ۱۸۳)

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے، جس میں مسلمان فیوض وبرکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوکر اپنے مالکِ حقیقی کے انعامات حاصل کرتا ہے۔
مبارک اور سعید ہیں وہ لوگ جو روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرکے بارگاہِ ایزدی میں سرخرو ہوتے ہیں اور باب الرّیان سے جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔

روزے کی تعریف

لفظِ "صوم" اور "صیام" دونوں صوم کے مصدر ہیں جس کے معنی کسی چیز سے رک جانے کے ہیں۔ جیسے عربی لوگ کہتے ہیں "صامت الرّیح" (ہوا رک گئی) "صامت الشّمس" (یعنی سورج نصف النہار پہ رک گیا)۔

روزے کے لغوی معنیٰ کو سامنے رکھتے ہوئے صوم کا شرعی واصطلاحی معنیٰ یہ ہوگا کہ انسان سحری کھا لینے کے بعد غروبِ آفتاب تک نہ صرف کھانے پینے سے رُک جائے، بلکہ ان تمام امور سے باز رہے جن سے شریعت نے روزے کی حالت میں منع کیا ہے ــــ مثلاً جھوٹ بولنا غیبت کرنا، بیوی کے قریب جانا، بیہودہ گوئی کرنا وغیر ذالک من نوعہ۔

رمضان المبارک کی فضیلت

یہ مبارک مہینہ اپنے جلو میں برکتیں، رحمتیں، مغفرتیں لیے ہوئے ہے، اور اس مہینہ میں گناہگاروں کو جہنم سے رہائی و آزادی ملتی ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنّہ وغلّقت ابواب النار و

صفدت الشیاطین ۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

"اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

"واوّلہ رحمۃ وّاوسطہٗ مغفرۃ وّاٰخرہٗ عتق من النار۔"

(مشکوٰۃ المصابیح)

کہ "اس مہینہ کا ابتدائی عشرہ رحمت، درمیانہ عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا عشرہ ہے۔"

اس ماہِ مقدس کی جو خصوصیات اس کی فضیلت کو واضح کرتی ہیں ان کو بھی پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، چنانچہ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"اعطیت امّتی خمس خصال فی رمضان لم تعطهنّ امّۃ مّن الامم قبلها: خلوف فم الصّائم اطیب عند اللّٰہ من ریح المسك وتستغفر لهم الملائکۃ حتّٰی یفطروا ویزین اللّٰہ کلّ یوم جنّۃ۔"

یعنی "یہ پانچ چیزیں رمضان المبارک میں اللہ رب العزت نے امتِ محمدیہؐ کے علاوہ کسی امت کو عنایت نہیں فرمائیں:

۱۔ روزے دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ جل شانہٗ کو کستوری سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۔ روزہ داروں کے لیے ملائکہ مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

۳۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں اللہ ربّ العزت روزانہ جنت کو مزیّن فرماتے ہیں۔

۴۔ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں امتِ محمدیہ کے لیے مغفرت کے اسباب کثرت سے فراہم فرماتے ہیں۔

اس مہینہ کی فضیلت آپؐ کے اس ذی شان خطبہ سے بھی واضح ہوتی ہے جو آپؐ نے رمضان المبارک کا خیر مقدم کرتے ہوئے شعبان کے آخری دن میں ارشاد فرمایا ——

—— فرمانِ نبوی ؐ ہے کہ :

۱۔ یہ مہینہ عظمت اور برکت والا مہینہ ہے۔

۲۔ اس مقدس مہینے کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔

۳۔ اس میں ایک نفل کا ثواب غیر رمضان کے ایک فرض کے برابر ہے۔

۴۔ اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرنے سے غیر رمضان میں ادا کیے گئے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۵۔ اس مقدس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

۶۔ کسی روزے دار کا روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار جتنا ثواب ملتا ہے۔

روزے کی فرضیت اور فضیلت

روزہ افضل العبادات اور اجل الطاعات ہے۔ روزے کی فضیلت اور فرضیت کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ تواتر سے ثابت ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" (البقرۃ : ۸۳)

یہ آیتِ مطہرہ روزہ کی فرضیت اور فضیلت پر دال ہے جس میں نصًا یہ بیان کیا گیا ہے کہ روزہ امتِ مسلمہ پر فرض کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ جمیع امم پر اس عظیم عبادت کی فرضیت روزہ کی افضلیت پر دال ہے —— ذیل میں روزے کے فضائل درج ہیں :

۱۔ روزہ بندے کی مغفرت کا سبب ہے، جیساکہ نبئ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من صام رمضان ایمانًا وّ احتسابًا غفر لہٗ ما تقدّم من ذنبہٖ"

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

کہ "جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیا جائے گا۔"

۲۔ دیگر اعمالِ صالحہ کی طرح روزے کے اجر و ثواب کی مقدار محدود اور معین نہیں، بلکہ روزے کا اجر و ثواب بغیر حساب کے ہے۔

جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الیٰ سبعمائۃ

ضعف قال اللہ تعالیٰ الّا الصّوم فانّہ لی و انا اجزی بہٖ یدع شھوتہٗ وطعامہٗ من اجلی ؁ (مسلم)

یعنی حدیثِ قدسی میں روزہ جیسی عظیم عبادت کو اللہ رب العزت اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں کہ اس کی جزا میں ہوں ـــــ دیگر جمیع اعمال میں سے یہ شرف صرف روزے کو حاصل ہے۔

دیگر اعمالِ صالحہ کے اجر و ثواب میں زیادتی اور اضافہ دس سے لیکر ستّر اور سات سو گنا تک ہے، لیکن اللہ جل شانہٗ نے روزہ کی جزا کی اضافت اپنی طرف فرما کر یہ بات واضح فرما دی ہے کہ روزہ کی جزا دیگر تمام اعمالِ صالحہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

۳۔ قیامت کے دن روزہ صائم کے لیے شفاعت بھی کرے گا، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"الصّیام والقرآن یشفعان للعبد یوم القیامۃ فیقول الصّیام ای ربّ منعتہ الطّعام والشّھوۃ فشفعّنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النّوم باللّیل فشفّعنی فیہ قال فیشفّعان " (مسند احمد)

یعنی روزہ اور قرآن اللہ رب العزت کے دربار میں قیامت کے دن سفارش کریں گے کہ اسے روزِ جزا کے مالک یہ آدمی ہماری وجہ سے اپنے کھانے پینے سے باز رہا اور رات کو نیند چھوڑ کر قرآن کی تلاوت کی ـــــ پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔

تاہم یاد رہے، یہ انعام و اکرام اور بدوں حساب اجر و ثواب صرف وہی آدمی حاصل کر پائے گا، جس نے روزے کا احترام کیا۔ حدود اللہ کا تحفظ کیا، کمی اور کوتاہی کی صورت میں اللہ رب العزت سے معافی مانگی، وگرنہ اس کے برعکس نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"من لّم یدع قول الزّور والعمل بہٖ فلیس للہ حاجۃ فی ان یّدع طعامہٗ وشرابہٗ " (بخاری)

یعنی جو شخص روزہ رکھ کر بھی حدود کا پاس نہیں رکھتا، جھوٹ کا دامنِ غلیظ

اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ جل شانہ کو کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ کے لیے شہرِ رمضان کے انتخاب کی حکمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ

(البقرۃ : ۱۸۵)

یہی وہ مبارک اور سعید مہینہ ہے، جس میں کائنات کی ہدایت کے لیے قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ فرمایا کہ یہ ہدایت بھی ہے اور اس میں ہدایت اور فرقان کی بینات بھی ہیں۔ یعنی یہ صراطِ مستقیم کے ساتھ ساتھ عقل کی رہنمائی اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کے لیے وہ واضح اور قاطع حجتیں بھی رکھتا ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والی ہیں۔

قرآنِ پاک صرف حلال و حرام کے قواعد و ضوابط کا ہی مجموعہ نہیں، بلکہ اس میں رشد و ہدایت اور حکمت کا کبھی نہ ختم ہونے والا ذخیرہ بھی ہے۔ اس وجہ سے یہ رہتی دنیا تک عقلِ انسانی کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

اس عظیم نعمت کی شکر گزاری کا تقاضا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی ماہِ مقدس کو روزوں کے لیے خاص فرمالیا، تاکہ بندے اس میں ضبطِ نفس اور ترکِ خواہشات نیز ترغیباتِ شیطان سے آزاد ہوکر اپنے مالکِ حقیقی کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوسکیں اور اپنے قول و فعل، ظاہر و باطن۔ شب و روز سے اس حقیقت کا اظہار و اعلان کردیں کہ ان کے ہاں اللہ رب العزت اور احکامِ الٰہی سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔

ذرا غور کرنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے بڑی نعمت عقلِ انسانی ہے، لیکن قرآنِ مجید اس سے بھی بڑی نعمت ہے۔ کیوں کہ عقل کو بھی صحیح رہنمائی قرآن ہی سے حاصل ہوتی ہے ـــــ قرآنِ عظیم نہ ہوتو عقل سائنس کی ساری دوربینیں لگا کر بھی اندھیرے میں ہی بھٹکتی رہے۔

لہٰذا جس ماہِ مقدس میں انسانیت کو یہ نعمت ملی وہ مہینہ مستحق ٹھہرا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے لیے مختص کرلیا جائے، تاکہ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر و منزلت کا اعتراف

ہمیشہ ہمیشہ ہوتا رہے۔ اس شکر گزاری کے لیے اللہ رب العزت نے روزوں کی عبادت کو مقرر فرمایا جو اس تقوٰی کی ترتیب سے عبارت ہے جس پر شریعتِ محمدیہ کے قیام و بقاء کا انحصار ہے اور جس کے حاملین کے لیے ہی درحقیقت، قرآن ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ بن کر آیا ہے ـــــ جیسا کہ خود اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

"لَا رَیْبَ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ" (البقرۃ : ۲)

گویا اس حکمتِ قرآنی کی ترتیب یہ ہوگی کہ قرآنِ حکیم کا حقیقی فیض صرف متقین کو ہے۔ اور تقوٰی کی تربیت کا خاص ذریعہ روزہ ہے۔ اسی وجہ سے اللہ عزّ وجل نے اس ماہ کو روزوں کے لیے خاص فرمایا ہے، جس میں قرآنِ پاک کا نزول ہوا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ قرآنِ مجید اس کائنات کے لیے بہار ہے اور رمضان کا مہینہ موسمِ بہار، اور یہ موسمِ بہار جس فصل کو نشوونما بخشتا ہے، وہ تقوٰی ہے۔

روزے کا حکم

رمضان المبارک کی فرضیت ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صرف نو ۹ مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔

اہلِ اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ صومِ رمضان اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ اور دینِ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک! لہٰذا اس کا منکر کافر اور مرتد ہے ـــــ اس سے توبہ لی جائے گی، یا ارتداداً اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کی تغسیل و تکفین نہ ہوگی اور مسلمانوں کی مقابر میں اسے دفن بھی نہیں کیا جائے گا۔

روزے کی حکمتیں

اس بات میں ذرّہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ اللہ کریم نے انسان کو عبث، نیز لہو و لعب کے لیے پیدا نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی کوئی ضابطہ اور شریعت عبث وضع فرمائی، بلکہ ہر مخلوق اور اللہ رب العزت کے تمام قوانین و ضوابط کے کچھ مقاصد ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ" (الذّاریات : ۵۷)

یعنی "میں نے انسان و جنّ کو صرف اور صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

اسی طرح ہر وہ عبادت جو اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض فرمائی ہے، حکمتِ عالیہ و بالغہ کی حامل ہے۔ اگرچہ عقلِ انسانی تمام حکمتوں کو نہیں سمجھ پاتی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

"وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا" (بنی اسرائیل : ۸۵)

"تم تھوڑا علم دیئے گئے ہو"

بہرحال اللہ تعالیٰ نے عبادات کو مشروع فرمایا، معاملات کو منظم فرمایا۔ صرف اور صرف اپنے پیدا کیے ہوئے بندوں کی آزمائش کے لیے کہ کون اللہ کے قوانین کو انشراحِ صدر سے قبول کرتا ہے اور کون ان کا انکار کرتا ہے؟ —— روزے کی حکمتیں درج ذیل ہیں :

۱۔ روزہ اللہ تعالیٰ کی عظیم عبادات میں سے ہے۔ انسان اس عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ صرف اور صرف اپنے مالک کے لیے اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو ترک کرتا ہے۔

۲۔ روزہ اسبابِ تقویٰ میں سے ایک عظیم سبب ہے۔ کیونکہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید نے اس کا مقصد تقویٰ بیان فرمایا ہے —— جیسا کہ اوپر ذکر ہؤا!

۳۔ معدے کا سارا دن خالی رہنا آیات میں تفکر و تدبر اور غور و خوض کا سبب بنتا ہے۔ کیوں کہ معدہ پُر ہونے کی صورت میں تفکری صلاحیتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"کھانا کم کھایا کرو"

جب کہ زیادہ کھانے والے کے بارے میں فرمایا ہے :

"ما ملأ ابن آدم وعاءً شرًّا من بطن" (النسائی)

۴۔ روزہ ضبطِ نفس کی ٹریننگ دیتا ہے۔

۵۔ روزہ تکبر اور فخر جیسی مذموم خصلت کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

۶۔ کم کھانے کی صورت میں خون کم ہوتا ہے اور شیطان کی انسان کے جسم کے ساتھ رفاقت بھی کم ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

"انّ الشيطان يجرى مع الانسان كمجرى الدّم" (او كما قال عليه السلام)

کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہینہ کی سعادتیں سمیٹنے کی توفیق عنایت فرمائے —— آمین!

رمضان المبارک میں اعتکاف

اعتکاف کا اصطلاحی معنیٰ :

کسی خاص شخص کا مخصوص حالت میں مسجد میں (عبادت کے لیے) ایک جگہ کو لازم پکڑنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ (سبل السّلام : ۷۳/۲، نیل الاوطار : ۲۷۹/۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کا یہ عمل زندگی کے آخری ایام تک جاری رہا۔ (بخاری)

اعتکاف کا طریقہ اور مقصد

تمام امورِ دنیاوی کو چھوڑ کر عبادتِ الٰہی کی نیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد کے کسی حصے میں قیام کرنا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیس رمضان المبارک کو مغرب کی نماز پڑھ کر معتکف مسجد میں آجائے اور اکیس رمضان المبارک کو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے اس کے بعد شوال کا چاند دیکھ کر اپنے مقام سے باہر نکلے۔

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کے مہینے میں ایک ایسی رات بھی ہے جس کی فضیلت یہ ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے بہتر و افضل ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (القدر)

اور یہ رات ایسی رات ہے کہ جس میں اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید ایسی عظیم نعمت سے انسانیت کو سرفراز فرمایا:

"اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص اس رات ایمان و احتساب سے قیام کرے گا اللہ رب العزت اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اگر میں اس فضیلت والی رات کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کروں؟ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا، یوں پڑھیے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"اللہ تعالیٰ تو درگزر کرنے والا ہے اور اس کو پسند بھی فرماتا ہے، تو مجھ سے درگزر فرما"

صدقہ فطر یا فطرانہ

صدقہ فطر تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس میں امیر و غریب، آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں، حتیٰ کہ عید کے دن صبح پیدا ہونے والے بچے کا فطرانہ دینا بھی فرض ہے، اس میں روزہ دار ہونا شرط نہیں!

فطرانہ ایک صاع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اجناس کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ ان سے فطرانہ دیا جا سکتا ہے۔

فطرانہ میں جنسِ اناج اور قیمت دونوں جائز ہیں، اور یہ نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

محترم قارئینِ حرمین ——

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

● انتہائی مشکلات کے باوجود ابتداء سے لے کر آج تک "حرمین" آپ کی خدمت میں صرف پچاس روپے سالانہ زرِ تعاون پر ارسال کیا جاتا رہا ہے تاکہ یہ تبلیغی سلسلہ کسی نہ کسی طرح جاری رہے —— لیکن اب جب کہ شدید مہنگائی کی وجہ سے اس کے اخراجات برداشت کرنا ہمارے لیے تقریباً ناممکن ہو گیا ہے، ہم قارئینِ کرام سے زرِ تعاون میں معمولی اضافہ کی اجازت چاہتے ہیں:

آئندہ زرِ سالانہ پچاس روپے کی بجائے ساٹھ روپے ہوگا
جب کہ فی شمارہ قیمت پانچ روپے کی بجائے چھ روپے ہوگی

امید ہے محترم قارئین اس تبلیغی سلسلہ میں ادارہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے!